کیبسن کا خیال ہے کہ مسجد اقصیٰ کے گر جانے کا خطرہ ہے، اور یہ سانحہ رمضان میں کسی وقت وقوع پذیر ہو سکتا ہے جب جمعہ کی نماز میں ہزاروں مسلمان مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔

صیہونی مدت سے قبۃ الصخریٰ کی بربادی کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کے عقیدے کے مطابق ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ واشنگٹن ڈی۔ سی میں قائم Pre- Trib Re-search Center کے ڈائریکٹر اور ایک نئی کتاب Fast Facts on Bible Prophecy کے شریک مولف جناب تھامس آئس کے بقول آج ہیکل کی تعمیر جدید "سیاسی طور پر ناممکن" ہے، لیکن "سیاسی طور پر یہ بات بھی ناممکن تھی کہ یہودی اپنے وطن واپس آتے، مگر ایسا ہوا ہے۔"

مسیحیت کے قدیم دینیاتی اختلافات کم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

خلقیدون کونسل (۴۵۱ء) کے بعد یسوع مسیح کی نوعیت کے بارے میں مسیحی دنیا میں جو اختلاف رونما ہو گیا تھا، اسے کم کرنے کے لیے مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا اور "اصلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد" (World Alliance of Reformed Churches) کے رہنما ایک مشترک بیان تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

یسوع مسیح کی ذات میں الٰہی اور انسانی فطرت کے درمیان ربط کی نوعیت کیسی ہے؟، اس پر اختلاف پیدا ہوا تھا۔ خلقیدون میں انطاکیہ اور اسکندریہ کے ماہرین دینیات یسوع مسیح کے بارے میں باہم مختلف الرائے تھے۔ کونسل نے پوپ لیوک کا پیش کردہ بیان منظور کیا جس میں دونوں فریقوں کا نقطۂ نظر جزوی طور پر آ گیا تھا۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ یسوع مسیح دو نوعیتوں، الٰہی اور انسانی، کے حامل فرد واحد تھے، لیکن مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں کا ایمان رہا ہے کہ یسوع مسیح دو نوعیتوں کے نتیجے میں ایک نوعیت کے حامل ہیں، اس اختلاف کے نتیجے میں مشرقی آرتھوڈکس کلیسیا الگ ہو گئے تھے۔

اگرچہ "صلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد" کا براہ راست اس سلسلے سے کوئی تعلق نہیں، تاہم "اتحاد" اپنے آپ کو خلقیدون کونسل سے جنم لینے والی دینیات کا امین سمجھتا ہے۔ "مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں" میں یہ پانچ کلیسیا شامل ہیں-- قبطی، سریانی، ارمنی،، ایتھوپین اور ہندوستان کا ملن کارا کلیسیا۔

امید کی جاتی ہے کہ مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں اور "اصلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد"

کے درمیان دو سال تک اس سلسلے کی آخری اور چھٹی نشست میں معاہدہ طے پا جائے گا۔ دونوں فریق ان مبادیات پر باہم متفق ہیں کہ یسوع مسیح کی ذات مکمل طور پر الٰہی نوعیت، اور مکمل طور انسانی نوعیت کی حامل تھی اور تجسیم ہر لحاظ سے حقیقی تھی۔ ایک اجلاس جو شام میں ۱۹۹۹ء میں منعقد ہو گا، اس میں مذہبی رہنماؤں اور سائرامنٹ سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

''اصلاح یافتہ کلیسیاؤں کے عالمی اتحاد'' کے ایک مندوب ریکا ہارڈن ویور جو ''یونین تھیولاجیکل سمیزی رچمنڈ (ورجینیا)'' میں پروفیسر ہیں، کہتے ہیں کہ ''مسیحیات'' (Christology) کے معاہدات سے واضح ہے کہ اختلافات اب بھی کم کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے خیال میں ''ماضی کے بہت سے جھگڑے ثقافتی و لسانی اختلافات اور کلیسیائی سیاست کا نتیجہ تھے۔ ہم سمجھ گئے ہیں کہ گزشتہ ڈیڑھ ہزار برس سے ہمارے درمیان جو فرقہ بندی ہے، یہ غیر ضروری ہے۔''

ارمنی اپوسٹک چرچ کے بشپ وائی کن ایکسین کہتے ہیں کہ ''ہم تقریباً اس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ ہمارے درمیان بہت ہی کم مسائل ہیں، اور ہم یہ مسائل حل کر لیں گے۔ ہم مغربی دنیا کی پروٹسٹنٹ اور کیتھولک روایت کے ساتھ مشرقی آرتھوڈکس کلیسیاؤں کو سمجھنے لگے ہیں۔'' واضح رہے کہ مشرقی آرتھوڈکس کلیسیا، ایسٹرن آرتھوڈکس اور رومن کیتھولک چرچ کے ساتھ بھی مکالمہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ (کرسچینٹی ٹوڈے، ۱۶ اپریل ۱۹۹۸ء)